پڑھنے کی فہم

مُکل پریہ درشنی　　منجلا ماتھر

سنیہ لتا گپتا　　مادھوی کمار

میناکشی کھار　　لتا پانڈے

سونیکا کوشک　　سندھیا پیڈنیکر

مالویکا رائے

اردو ترجمہ

محمد فاروق انصاری

نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ

NATIONAL COUNCIL OF EDUCATIONAL RESEARCH AND TRAINING

سرورق

ندھی وادھوا

پیش لفظ

پڑھنے کی صلاحیت اس معنی میں تعلیم کی بنیاد ہے کہ اس کے بغیر کسی بھی مضمون کی پڑھائی کا تصور نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن اسکولی تعلیم کے دائرے کے باہر، عام زندگی اور ثقافت کے تعلق سے پڑھنے کی صلاحیت کا اہم مقام ہے۔ جدید سماجی نظام میں یہ صلاحیت اتنی ضروری ہے کہ ہم اسے ہر شخص کے وجود سے وابستہ کر کے دیکھیں تو کوئی حیرت نہیں ہوگی۔ جو شخص پڑھ نہیں سکتا اس کے لیے موجودہ دور میں بہت سے دروازے بند رہ جاتے ہیں اور دروازوں کے علاوہ ایسی کھڑکیاں بھی نہیں کھل پاتیں جن کے ذریعے وہ اپنے زمانے کے علوم حاصل کر سکے۔ ہندوستان کے تناظر میں جدیدیت کا ایک اور پہلو جمہوریت ہے جس کی بنیاد میں بھی پڑھنے کی صلاحیت موجود ہے۔ اگر جمہوریت کا ایک مفہوم سماجی سرگرمیوں میں ہر شخص کی عملی حصے داری ہے، تو اس مفہوم کو عام شہری اسی وقت پوری طرح سمجھ سکتا ہے جب وہ پڑھنا جانتا ہو۔ سماج کے ثقافتی ماحول میں بھی پڑھنے کی خاص اہمیت ہے۔ کیوں کہ تجربات اور معلومات کی ترسیل اسی حد تک ممکن ہے جہاں تک یہ توقع کی جا سکتی ہو کہ ہر شخص پڑھ سکتا ہے۔

اگر چہ پڑھنا کسی بھی عمر میں سیکھا جا سکتا ہے لیکن بچپن میں ہی اسے سیکھ لینا اور پڑھنے کی صلاحیت میں مہارت حاصل کر لینا زندگی کے دوسرے چیلنجوں کو نہ صرف آسان بنا دیتا ہے بلکہ ان میں ایک خاص قسم کا جوش اور دلچسپی بھی پیدا کر دیتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہر شے میں معنی تلاش کرنے کی خواہش بچوں میں اتنی شدید ہوتی ہے کہ وہ جو بھی سنتے، دیکھتے اور پڑھتے ہیں اس میں اپنے کام کا کچھ نہ کچھ ضرور تلاش کر لیتے ہیں۔ بچوں کی نفسیات کی روشنی میں دیکھیں تو ہمیں معلوم ہوگا کہ ابتدائی تعلیمی نظام میں اس وقت بڑا چیلنج پڑھنے کے آموزشی طریقوں کی اصلاح کا ہے۔ روایتی طریقے، حروف تہجی اور ان کی آوازوں پر سب سے پہلے زور دیتے ہیں اور اس دوران بچوں میں مفہوم جاننے کی فطری

خواہش کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔ حروف شناسی کے بعد ہی عموماً اس جانب توجہ دی جاتی ہے، لیکن تب تک بچوں کی یہ فطری خواہش ختم ہو چکی ہوتی ہے۔ پڑھنے سے ملنے والے لطف اور خود اعتمادی کی کمی کے سبب اگلی جماعت تک آتے آتے اسکولی نصاب میں وہ اتنا پچھڑ جاتے ہیں کہ خود کو ناکام محسوس کرنے لگتے ہیں، اگر ان کے والدین تعلیم یافتہ نہ ہوں تو ان کی ہمت اور بھی جلد جواب دے جاتی ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بچے اسکول جانا چھوڑ دیتے ہیں۔ ہمارے ملک میں آج بھی یہ بہت بڑا المیہ ہے۔ اس مسئلے کا ایک حل پڑھنے کے آموزشی طریقوں میں شروع سے ہی مفہوم کی تلاش کو شامل کرنا ہے۔ یہ اسی وقت ممکن ہے جب ہم اساتذہ کے تربیتی پروگراموں کے ذریعے پڑھنے کے متبادل طریقوں سے اساتذہ کو آگاہ کریں۔

یہ کتاب دو حصوں پر مشتمل ہے۔ پہلے حصے میں پڑھنے کے طریقوں کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے اور دوسرے حصے میں اساتذہ کے تربیتی پروگراموں کا منصوبہ شامل ہے۔ اس کتاب کو ''نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ'' کے ''ریڈنگ ڈیولپمنٹ سیل'' نے تیار کیا ہے۔ ہمیں توقع ہے کہ اس میں شامل مضامین کو پڑھ کر چھوٹے بچوں کے اساتذہ اور بچوں کے والدین پڑھنے کی اہمیت سے واقف ہو سکیں گے۔ کونسل کا یہ مکمل منصوبہ ''سروشکشا ابھیان'' کے تحت تیار ہوا ہے جس کا مقصد ہر بچے کو آئین میں دیے گئے تعلیم کے بنیادی حق کو سماجی حقیقت میں تبدیل کرنا ہے۔

ڈائریکٹر
نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ

نئی دهلی
24/نومبر 2008

اردو ترجمے کے بارے میں...

'پڑھنے کی فہم' کا اردو ترجمہ 'سروشکشا ابھیان پروگرام' کے تحت کیا گیا ہے۔ اس کتاب کے اردو ترجمے کے لیے این سی ای آر ٹی کے مطبوعہ ہندی نسخے (ترمیم شدہ ایڈیشن، جولائی 2012) کو پیش نظر رکھا گیا ہے۔

اردو مسودے کی ویٹنگ کے لیے منعقد کی گئی دو میٹنگوں میں جن حضرات نے شرکت کی ان میں ڈاکٹر احمد محفوظ، ایسوسی ایٹ پروفیسر، شعبۂ اردو جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی؛ ڈاکٹر آصف زہری، اسسٹنٹ پروفیسر، سینٹر آف انڈین لینگویجز، جواہر لعل نہرو یونیورسٹی، نئی دہلی؛ ڈاکٹر ابوبکر عباد، اسسٹنٹ پروفیسر، شعبۂ اردو، دہلی یونیورسٹی، دہلی؛ ڈاکٹر محمد کاظم علی، اسسٹنٹ پروفیسر، شعبۂ اردو، دہلی یونیورسٹی، دہلی؛ ڈاکٹر ارشد اکرام احمد، اسسٹنٹ پروفیسر، فیکلٹی آف ایجوکیشن، جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی؛ محمد فاروق انصاری، پروفیسر و پروگرام کوآرڈی نیٹر، ڈپارٹمنٹ آف ایجوکیشن ان لینگویجز، این سی ای آر ٹی، نئی دہلی اور ڈاکٹر چمن آرا خاں، اسسٹنٹ پروفیسر و معاون پروگرام کوآرڈی نیٹر، ڈپارٹمنٹ آف ایجوکیشن، این سی ای آر ٹی، نئی دہلی کے اسمائے گرامی شامل ہیں۔

اس کتاب کی تیاری میں جونیئر پروجیکٹ فیلو ابرار احمد اور ڈی ٹی پی آپریٹر محمد تعمیر حسین اور شبیر احمد نے اپنی خدمات پیش کیں۔

اظہار تشکر

نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ ان تمام تخلیق کاروں اور ناشرین کے تئیں تشکر کا اظہار کرتی ہے جن کی تخلیقات اس کتاب میں شامل کی گئی ہیں۔ تخلیقات کی اشاعت کی اجازت کے لیے ناشر ایکلویہ، بھوپال ببیتا کا پپیتا، دیوار کا استعمال، خطرہ اسکول اور بچے فیل کیوں ہوتے ہیں؛ شری کملیش چندر جوشی؛ 'کیا کیا ہو بچوں کی ایک کتاب میں'؛ پروفیسر کرشن کمار: 'کہانی سنانے کی ضرورت'؛ شریمتی تیجی گروور: 'پکی دوستی'، ایک تبصرہ: لتیکا گپتا کے ترجمے: 'پگمیلین اثر' کی بھی کونسل ممنون ہے۔

اس کتاب کی تیاری سے متعلق مشوروں کے لیے کونسل ڈاکٹر شاردا کماری ڈائیٹ، دہلی؛ ڈاکٹر اوشا شرما، آر آئی ای، اجمیر اور شریمتی سورن لتا ساہ، دہلی یونیورسٹی کی ممنون ہے۔ شری پردیپ پانڈے، ضلع پروجیکٹ کوارڈینیٹر، متھرا؛ شری ناصر خاں، استاد، ضلع متھرا کی شکر گذار ہے جنھوں نے جماعت کے پس منظر میں اپنے تجربات میں ہمیں شریک کیا۔

ہدایت نامہ کیوں؟

پڑھنے کی فہم سے متعلق پڑھنے کی تشریح کرنے والی اشیا کا ہمارے ملک میں بے حد فقدان ہے۔ ایسی صورت میں اپنے آپ میں شاید یہ پہلا ہدایت نامہ ہے جو پڑھنے کی فہم کی بات کرتا ہے۔ اس کا مقصد ان لوگوں میں پڑھنے سے متعلق ایک سمجھ پیدا کرنا ہے جن کا کسی نہ کسی شکل میں بچوں کی زندگی سے سروکار رہے یا جو خواندگی کے میدان میں کام کرتے ہیں، پالیسی ساز ہیں یا استاد ہیں تاکہ وہ اپنی ہی سطح پر موجودہ حالت میں کچھ تبدیلی لاسکیں۔

قاری کے ایک بڑے طبقے کے لیے ہوتے ہوئے بھی یہ ہدایت نامہ اساتذہ مرکوز ہے۔ پڑھنے کا آموزشی طریقۂ کار پڑھنا سکھانے کے متعلق کیسا ہوگا، کسی بھی استاد کی کلاس کیسی ہونی چاہیے، یہ پڑھنے سے متعلق اس کی ذاتی سمجھ پر منحصر ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں یہ امید کی جاتی ہے کہ اساتذہ کی 'پڑھنے' سے متعلق ایک سلجھی ہوئی اور وسیع فہم ہو۔

اساتذہ کے لیے بہت سی تربیتی اشیا تیار ہوتی ہیں۔ یہ ہدایت نامہ اس طرح کا نہیں ہے یعنی سلسلہ وار طریقے سے کوئی ہدایت نہیں دیتا۔ اس کے پیچھے یہ تصور کارفرما ہے کہ اگر کسی موضوع کی سمجھ پیدا ہوتی ہے اور تصورات واضح ہوتے ہیں تو وہ اساتذہ میں خود اعتمادی پیدا کرتے ہیں۔ اساتذہ کو بڑی حد تک یہ رعایت ضرور حاصل ہوتی ہے کہ وہ اپنی فہم کے مطابق اپنے پڑھانے کے طریقوں کو خود طے کریں۔

ان مقاصد کے پیش نظر یہ ضروری ہے کہ ہدایت نامہ صرف قابل مطالعہ نہیں بلکہ قابل عمل بھی ہو۔ قابل مطالعہ ان معنوں میں کہ وہ زیادہ عالمانہ نہ ہو، باتیں صاف ہوں، الجھی ہوئی نہ ہوں، کہی گئی باتوں کو ہم اپنے تجربات اور فہم کی روشنی میں پرکھ سکیں۔ اسی صورت میں یہ ہدایت نامہ بامعنی اور عملی ہوگا۔

یہ ہدایت نامہ پڑھنے کی فہم سے متعلق اساتذہ کے قائم کردہ سوالات پر مبنی ہے۔

پڑھنے کی سمجھ کے الگ الگ پہلوؤں کو ابواب میں تقسیم کرتے وقت یہ خیال رکھا گیا ہے کہ موضوع کی ایک واضح سمجھ پیدا ہو اور جماعت کا پس منظر بھی قائم رہے۔ بچوں کی زبان ہمیشہ ہمارا دل لبھاتی رہی ہے۔ اگر ہم ان کی زبان کو اور قریب سے دیکھیں تو ہمیں یہ سمجھنے کا موقع ملتا ہے کہ زبان کس طرح نمو پاتی ہے، کن اصولوں کے تحت کام کرتی ہے۔ باب **''بچے اور زبان''** میں انھیں باریکیوں کو زیر بحث لانے کی کوشش کی گئی ہے۔

پڑھنے کے تصور کو سمجھنے سے پہلے یہ ضروری ہے کہ ہم اسکولوں میں پڑھنے کی موجودہ صورت حال کو سامنے رکھیں اور ان کے اسباب کا جائزہ لیں، ان کی وجوہات کو جانیں۔ **''پڑھنا سیکھنا اور اسکول''** باب میں کچھ بچوں کے 'پڑھنا' سیکھنے کی ایسی مثالیں شامل ہیں جو حقیقی صورت حال کو ظاہر کرتی ہیں نیز اس جانب اشارہ کرتی ہیں کہ 'پڑھنے' سے متعلق تعلیمی نظام بڑی حد تک ناکام رہا ہے۔

پڑھنے جیسا آسان اور فطری عمل بھی اسکول میں آکر ایک مشینی اور بوجھل عمل بن جاتا ہے۔ اس کی وجہ شاید یہ ہے کہ ابھی 'پڑھنے' سے متعلق کر ہماری سمجھ ناکافی ہے۔ **''پڑھنا – ایک نظریہ''** باب پڑھنے کی سمجھ کو بڑے ہی آسان انداز میں بیان کرتا ہے۔

باب **''تحریری زبان اور جماعت کا ڈھانچہ''** پڑھنے کے لیے ان شرائط پر روشنی ڈالتا ہے جو جماعت کے لیے لازمی ہیں۔

جب ہم پڑھنے کی متبادل سمجھ کی بات کرتے ہیں تو ظاہر ہے کہ یہ سمجھ بچوں کو پڑھانے کے عمل کے تعین سے متعلق قدر بھی ایک نئی فہم کا تقاضا کرتا ہے۔ یہ فہم اندازۂ قدر کو زیادہ لچیلا اور منظّم بناتی ہے۔

ایک ایسا استاد جو خود ایک اچھا قاری بھی ہے وہی بچوں میں پڑھنے کا شوق پیدا کرسکتا ہے اور انھیں ایک مستقل قاری بننے کی جانب لے جاسکتا ہے۔ اساتذہ اپنی پڑھنے کی سمجھ کو کیسے مسلسل فروغ دیں، باب **''پڑھنے کا تسلسل''** اسی حقیقت کی جانب اشارہ کرتا ہے۔

◈◈◈

اس کا نام ہے آج

ہم مجرم ہیں بہت سی غلطیوں اور خامیوں کے، لیکن

ہمارا سب سے بڑا جرم ہے بچوں کو بے سہارا چھوڑ دینا

چشمِ زندگی کی نفی کرنا

ہماری ضرورت کی بہت سی چیزیں انتظار کر سکتی ہیں

بچہ انتظار نہیں کر سکتا

ٹھیک یہی ہے وہ وقت

جب متشکل ہو رہی ہیں اس کی ہڈیاں

بن رہا ہے لہو اس کی نسوں میں، اور

نمو پا رہے ہیں اس کے احساس

اسے ہم جواب نہیں دے سکتے ''کل''

اس کا نام ہے آج''

گیبریلا مسترال (جبریل مسترال)

(ہندی سے ترجمہ)

فہرست

پیش لفظ	*iii*
حصہ 1 : ہدایت نامہ	
1۔ پڑھنے کی دشواریاں	1
2۔ بچے اور زبان	5
3۔ پڑھنے کی آموزش اور اسکول	13
4۔ پڑھنا - ایک نظریہ	21
5۔ تحریری زبان اور جماعت کا ڈھانچہ	27
6۔ اندازۂ قدر	51
7۔ پڑھنے میں تسلسل	61
حصہ 2 : تربیتی کتابچہ	
— پڑھنے کی فہم... اساتذہ سے گفتگو	76

مس کیرلن نے بلیک بورڈ پر بڑے بڑے حروف لکھے۔ پھر انھوں نے جماعت کی طرف مڑ کر پوچھا ''کسی کو معلوم ہے کہ یہ کیا ہیں؟'' اس سوال کے لیے مس کیرلن نے مجھے منتخب کیا۔ پہلی کتاب کا خاصا حصہ پڑھوانے کے بعد انھیں یہ محسوس ہوا کہ میں پڑھ سکتی تھی۔ انھوں نے بے دلی سے میری طرف دیکھا اور کہا کہ میں اپنے والد سے کہوں کہ وہ مجھے بالکل نہ پڑھائیں۔ اس سے اُن کے پڑھانے کے طریقے میں رکاوٹ پڑتی ہے۔

''مجھے پڑھاتے ہیں؟'' میں نے تعجب سے کہا۔

''انھوں نے مجھے کچھ بھی نہیں پڑھایا ہے۔ مس کیرلن! میرے والد کے پاس مجھے پڑھانے کے لیے وقت ہی کہاں ہے؟'' میں نے کہا۔ مس کیرلن نے مسکرا کر سر ہلایا۔ میں نے مزید کہا کہ وہ رات تک اتنے تھک چکے ہوتے ہیں کہ ڈرائنگ روم میں جا کر بس وہ کوئی کتاب پڑھتے ہیں۔''

''اگر وہ تمھیں نہیں پڑھاتے ہیں تو کون پڑھاتا ہے؟'' مس کیرلن نے پیار سے پوچھا ''کوئی تو پڑھاتا ہوگا۔ تم... پیدا ہوتے ہی تو نہیں پڑھنے لگیں۔''

''میڈم''

''تمھارے والد نہیں جانتے کہ کیسے پڑھایا جاتا ہے۔ اب تم بیٹھ سکتی ہو۔''

میں نے بدبدا کر معافی مانگی اور اپنی غلطی کے بارے میں سوچنے لگی۔ میں نے کبھی کوشش کر کے، جان بوجھ کر پڑھنا نہیں سیکھا، لیکن میں روز اخبار کا بھرپور مزا لیتی تھی۔ میں نے چرچ میں بھی لمبا عرصہ گزارا۔ کیا تب میں نے پڑھنا سیکھا؟ مجھے یاد نہیں، میں دعائیں کیسے پڑھنے لگی۔ آج جب مجھے اس کے بارے میں سوچنا پڑ رہا ہے تو میں کہہ سکتی ہوں کہ پڑھنا میں اسی فطری انداز سیکھ گئی جیسے اپنی پوشاک کی بیلٹ بغیر دیکھے لگا لینا یا اپنے جوتوں کے فیتوں کے بندھن سے پھول بنا لینا۔ مجھے یاد نہیں کب پاپا کی پھرتی انگلیوں کے اوپر کی لکیریں لفظوں میں بدل گئیں یا پاپا جو کچھ بھی پڑھتے تھے — قانون میں بدلتے ہوئے بل، لا رینزوں کی ڈائری، میں ہر رات اس وقت ان کی گود میں دبکی جب تک ممکن ہوتا ان الفاظ کو اپنے دھیان میں ایک ٹک گھورتی رہتی تھی۔ ویسے مجھے پڑھنا پسند نہیں تھا۔ سانس لینا کون پسند کرتا ہے...

مس کیرلن حروف کو دکھاتیں اور اس پر ہم سے کسی ردعمل کی توقع نہیں کی جاتی تھی۔ پوری جماعت چپ چاپ 3 سے 5 نشانوں کو دیکھتی۔ مجھے وہ بور لگا تو میں نے ڈِل کو خط لکھنا شروع کر دیا۔ مس کیرلن نے مجھے لکھتے ہوئے دیکھ لیا اور کہا کہ میرے والد مجھے پڑھانا بند کریں۔ انھوں نے کہا ''ویسے ہم پہلی جماعت میں لکھتے نہیں جب تک تم تیسری جماعت میں نہیں پہنچ جاؤ گی تب تک تمھیں لکھنا نہیں سکھایا جائے گا۔''

ہارپر لی

ٹوکلِ اے ماکنگ برڈ